صرف بہائی
صرف بنائی
مکتبۃ المدینہ
4921389-93/4126999
4125858

جامعۃ المدینہ کے درسِ نظامی کے نصاب میں داخل صرف کی پہلی کتاب

صرف بہائی (مترجم)

از: العلامة بهاؤ الدين العاملي رحمه الله تعالى

ترجمہ:

صرف ضیائی

از: أبو الحسنين القادري العطاري

مع حاشیہ:

صرف بنائی

از: ابن داود الحنفي العطاري المدني

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : صرف بہائی (مترجم) مع حاشیہ صرف بنائی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ درسی کتب)

سن طباعت : رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بمطابق ستمبر 2007ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹی، حیدرآباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میرپور آزاد کشمیر

e-mail: ilmia26@yahoo.com

e-mail: maktaba@dawateislami.net

http://www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ علٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِيْمِ ط

''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِيْمِ'' کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ''نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه** . یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الكبير للطَبَراني، الحديث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دوعَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیےاس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ و کلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ''اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلٰى حِفْظِكَ'' پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نا مناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں

بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کرکے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجالاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینة العلمیة

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
(۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب
(۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجمِ کُتُب
(۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

علم صرف کی بنیادی اصطلاحات اور ان کی تعریفات اورابتدائی گردانوں پر مشتمل مختصر رسالہ ''**صرف بہائی**'' ایک عرصہ سے ہمارے بلاد پاک وہند کے بہت سے مدارس دینیہ میں داخل نصاب اوراپنی افادیت میں بے مثال ولاجواب ہے۔

اصل کتاب فارسی زبان میں ہے۔مدارس دینیہ کے طلباء کی سہولت کے لیے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیرسیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کی مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کے ''**شعبۂ درسی کتب**'' کی جانب سے اس کا اردو ترجمہ بنام ''**صرف ضیائی**'' پیش کیا جارہاہے۔ نیز اس کے ساتھ اردو حاشیہ بنام ''**صرف بنائی**'' کا اہتمام بھی کیا گیاہے جو صرف بہائی کی شرح ''**فضل خدائی**'' کی تلخیص ہے۔

ارباب نظر کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اگر ترجمہ یا حاشیہ میں خطاء پائیں تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔اللہ تبارک وتعالی ہمارے کاموں میں خلوص اورللّٰہیت پیدا فرمائے اور ہمیں ہر کام محض اپنی رضاء کے لیے کرنے کی سعادت عطافرمائے۔

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یا الٰہی

شعبۂ درسی کتب

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جان لے[1] تو اے پیارے اسلامی بھائی! اسعدک[2] اللّٰہ تعالی فی الدارین[3] (اللہ تبارک وتعالی تجھے دونوں جہاں میں خوش بخت رکھے) کہ لغت[4]

مصنف نے اپنی کتاب کو **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سے شروع کیا اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((**كل امر ذی بال لا یبدأ فیه بـ (بسم الله الرحمن الرحيم) أقطع**))(الدر المنثور، ج ۱، ص ۲۶).
نیز اس لیے تاکہ قرآن کریم کی اتباع ہو جائے کہ وہ بھی بسم اللہ... الخ سے شروع ہے۔

❶......قولہ: **(جان لے)** یہ صیغہ امر ہے، مصنفین کی یہ عادت ہے کہ جب بہت اہم چیز بیان کرنی ہو تو لفظ بداں (جان لے) یا لفظ **اِعلم** لاتے ہیں تاکہ مخاطب کی غفلت دور ہو اور اس اہم امر کی طرف متوجہ ہو کر اس کو اچھی طرح سمجھ سکے۔

❷......قولہ: **(اسعدک...الخ)** یہ دعائیہ کلمہ ہے، یہ بھی مصنفین کی شفقتوں سے ہے کہ وہ طلبہ کرام کو جگہ جگہ دعاؤں سے نوازتے رہتے ہیں، اور یہاں سعادت سے مراد علم کی دولت ہے جسے حاصل کر کے اس پر عمل کرنا دنیا وآخرت کی عزت اور سعادتمندی کا سبب اور ذریعہ نجات ہے۔
اگر کہیے کہ مصنف جملہ دعائیہ عربی میں کیوں لائے؟ تو ہم کہیں گے: اس لیے کہ عربی زبان میں کی گئی دعا اللہ تعالی کو محبوب ہے کیونکہ اللہ تعالی کے محبوب اعظم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زبان عربی ہے، اور محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے لہذا اللہ تعالی کو اپنے محبوب اکرم کی زبان محبوب ترین ہے اور تمام زبانوں سے افضل ترین ہے۔

❸......قولہ: **(الدارین)** دارین دار کا تثنیہ ہے، اور دار اصل میں ''دَوَرٌ'' تھا واو کو الف کیا ''دار'' ہو گیا، اس کے لغوی معنی پھر پھر کر آنا، گھر کو دار اسی لئے کہتے ہیں کہ اس میں بھی انسان پھر پھر کر آتا ہے، اور یہاں **دارین** سے مراد ''دار دنیا'' اور ''دار آخرت'' ہے۔

❹......قولہ: **(لغت)** اصل میں ''لُغَوٌ'' یا ''لُغَیٌ'' تھا واو یا یاء متحرک ماقبل مفتوح الف ہو کر التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گئے اور اس کے عوض آخر میں تاء آ گئی تو ''**لغت**'' ہو گیا۔ **(فائدہ)** تائے عوض ہمیشہ ایسے حرف کے عوض لاتے ہیں جو التقائے ساکنین کے بغیر حذف ہوا ہو جیسے ''عِدَةٌ'' اور ''اِقَامَةٌ'' وغیرہ میں، مگر ''لغة'' اور ''مائة'' یہ دو ایسے کلمے ہیں جن میں واو الف

عرب [۱] کے کلمات [۲] کی تین قسمیں ہیں [۳]: (۱) اسم [۴]، جیسے رَجُلٌ، ....

ہو کر التقائے ساکنین سے گری اور آخر میں تاء عوض لائے۔ لغت کا لغوی معنی ہے بولی یعنی ایسی آوازیں جن کے ذریعہ ہر قوم اپنے اغراض ومقاصد بیان کرے، اور اصطلاح میں لغت وہ علم ہے جس سے کسی زبان کے مفردات کے معنی وضعی اور طریقہ استعمال معلوم ہو۔

❶......قولہ: (عـرب) عَرَب عین اور راء کے فتحہ، یا عین کے ضمہ اور راء کے سکون کے ساتھ، یہ اس مقدس ملک کا نام ہے جس میں نبی محترم شافع امم سید الانبیاء سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا ہوئے اور تشریف فرما ہیں۔

❷......قولہ: (کـلمات... الخ) کلمات کلمہ کی جمع ہے اور کلمہ جمہور نحات کے نزدیک غیر مشتق ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں یہ کَـلْـمٌ سے ماخوذ ہے جس کا لغوی معنی ''زخمی کرنا'' ہے۔ اور اصطلاح میں کلمہ اس ایک لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور کلمہ کے لغوی معنی (زخمی کرنا) اور اصطلاحی معنی میں مناسبت یہ ہے کہ بعض کلمات بھی اس طرح اثر کرتے ہیں جس طرح زخم کا اثر ہوتا ہے جیسا کہ مقولہ ہے: جـراحة اللسان اصعب من جراحة السنان یعنی زبان (کلام) کا زخم تلوار نیزے کے زخم سے زیادہ سخت ہے۔

❸......قولہ: (تین قسمیں ہیں) ان تین قسموں کو ''سہ اقسام'' بھی کہتے ہیں، قسم کا لغوی معنی ''حصہ'' ہے یا ''شئے مقسوم کا جزء'' ہے۔ اگر کہیے کلمہ کی تین ہی قسمیں کیوں ہیں؟ تو ہم کہیں گے اس لیے کہ کلمہ دو حال سے خالی نہیں یا تو مستقل معنی پر دلالت کرے گا یا نہیں۔ اگر نہ کرے تو حرف ہے، اور اگر کرے گا تو پھر دو حال سے خالی نہیں یا تو اس میں زمانہ پایا جائے گا یا نہیں اگر پایا جائے گا تو فعل ہے ورنہ اسم۔

❹......قولہ: (اسم) اسم کا لغوی معنی نشانی یا بلندی ہے، عرف میں بمعنی نام استعمال ہوتا ہے، بصریوں کے نزدیک یہ اصل میں ''سِمْوٌ'' تھا بمعنی بلندی سَـمَـا یَسْمُوْ سے، واو پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا، واو بھی التقائے تنوین کے سبب گر گئی، اور اس واو کے عوض اول میں ہمزہ لائے اور سین کا کسرہ نقل کر کے ہمزہ کو دیا اور میم پر اعراب جاری ہوا، لہذا ''اِسْمٌ'' بروزن ''اِفْعٌ'' ہے۔ اور کوفیوں کے نزدیک اس کی اصل ''وِسْــمٌ'' ہے بمعنی ''نشانی'' اور ''داغ کرنا''، واو کو حذف کر کے اس کے عوض ہمزہ لائے۔ اس تقدیر پر ''اِسْمٌ'' بروزن ''فِعْلٌ'' ہوگا۔ بصریین کے

عِلْمٌ [1]، (۲) فعل [2]، جیسے ضَرَبَ، دَحْرَجَ، اور (۳) حرف [3]، جیسے مِنْ،

نزدیک اسم کو اسم اس لیے کہتے ہیں کہ اسم کا لغوی معنی بلندی ہے اور اسم اصطلاحی بھی اپنے دونوں قسیمین (فعل اور حرف) سے مرتبہ میں بلند ہے؛ کیونکہ اسم مسند الیہ اور مسند ہوسکتا ہے اور فعل مسند ہوتا ہے، مسند الیہ نہیں ہوتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔ اور کوفیین کے نزدیک اسم کو اسم کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسم کا لغوی معنی نشانی ہے اور اسم اصطلاحی بھی اپنے مسمّٰی پر علامت ہوتا ہے۔ اصطلاح میں اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور باعتبار وضع اول تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ ہو۔ جیسے رَجُلٌ، عِلْمٌ۔

❶......قولہ: (رجل اور علم) یہ اسم کی مثالیں ہیں، اور اسم کی بعض علامتیں یہ ہیں: (۱) اس کے اول میں الف لام ہونا۔ جیسے: الحمد. (۲) اول میں حرف جر ہونا۔ جیسے: لله. (۳) آخر میں تنوین ہونا۔ جیسے: محمد. (۴) مسندالیہ ہونا۔ جیسے: محمد رسول الله. (۵) مضاف ہونا۔ جیسے: محب الله. (۶) مصغّر ہونا۔ جیسے: حسین. (۷) منسوب ہونا۔ جیسے: مدنی، نوری. (۸) تثنیہ ہونا۔ جیسے: عالمان. (۹) جمع ہونا۔ جیسے: عالمون. (۱۰) موصوف ہونا۔ جیسے: رجل عالم. (۱۱) آخر میں تائے متحرکہ ہونا جو بوقت وقف ''ھاء'' ہوجائے۔ جیسے: فاطمة. (۱۲) مستثنٰی ہونا۔ جیسے: جاء نی القوم الا زیدا.

❷......قولہ: (فعل) فِعل (فاء کے کسرہ کے ساتھ) اسم مصدر ہے، اور فَعل (فاء کے فتحہ کے ساتھ) مصدر ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے ''کام''، اور اصطلاح میں فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور باعتبار وضع اول تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے: نَصَرَ، يَنْصُرُ.

فعل اصطلاحی کو فعل اس لیے کہتے ہیں کہ اصطلاحی فعل، لغوی فعل (حدث، معنی مصدری) کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہوتا ہے۔

❸......قولہ: (اور حرف) حرف کا لغوی معنی ہے ''کنارہ'' کہا جاتا ہے: جلست علی حرف الوادی (میں وادی کے کنارے پر بیٹھا) اور اصطلاح میں حرف وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے۔ حرف کو حرف اس لیے کہتے ہیں کہ یہ کلام میں طرف اور کنارہ پر ہوتا ہے یعنی نہ مسند الیہ ہوتا ہے اور نہ مسند۔

اِلٰی (1).

پھر اسم کی تین قسمیں ہیں (2): (۱) ثلاثی، (۲) رباعی، (۳) خماسی۔

ثلاثی تین حروف والے (3) اسم کو کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ. **رباعی** چار حروف والے اسم کو کہتے ہیں۔ جیسے **جَعْفَرٌ** (4). اور **خماسی** پانچ حروف والے اسم کو کہتے ہیں،

---

❶......قولہ: (من، الی) مصنف علیہ الرحمۃ نے اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک کی دو دو مثالیں ذکر فرمائی کیوں کہ اسم کی دو قسمیں ہیں: مصدر اور جامد، **رجل** اسم جامد کی مثال ہے اور **علم** مصدر کی، اور فعل کی بھی دو قسمیں ہیں: ثلاثی اور رباعی، **ضرب** ثلاثی کی مثال ہے اور **دحرج** رباعی کی، اور حرف کی دو مثالیں اس لیے ہیں کہ حرف کا معنی طرف ہے اور ہر چیز کی دو طرفیں ہوتی ہیں: ابتداء اور انتہاء، لہذا من ابتداء کے لیے اور الٰی انتہاء کے لیے ہے۔

❷......قولہ: (اسم کی تین قسمیں ہیں) یہاں اسم سے مراد اسم جامد متمکن ہے کیونکہ مشتق اور مصدر فعل کی طرح ثلاثی و رباعی ہی ہوتے ہیں خماسی نہیں ہوتے، خماسی صرف اسم جامد ہی ہوتا ہے۔ اگر کہیے کہ اسم احادی (ایک حرف والا) اور ثنائی (دو حروف والا) بھی ہوتا ہے۔ جیسے: کاف خطاب اور ھو، تو ان دونوں قسموں کو مصنف نے تقسیم میں کیوں شامل نہیں کیا؟ تو ہم کہیں گے اس لیے کہ احادی اور ثنائی اسم غیر متمکن ہی ہوتے ہیں اور یہ تقسیم اسم متمکن کی ہے۔

❸......قولہ: (ثلاثی تین حروف والے... الخ) ثلاثی کا لغوی معنی ہے تین والا، اور اصطلاحِ اہل صرف میں وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ ہوں خواہ ان کے ساتھ کوئی زائد حرف بھی ہو۔ جیسے: **کتاب**، یا زائد حرف نہ ہو۔ جیسے: رجل۔ اور اسی طرح رباعی اور خماسی ہیں۔ **(فائدہ)** کبھی ثلاثی سے مراد مطلقا سہ حرفی کلمہ ہوتا ہے، اور اسی طرح رباعی اور خماسی سے مطلقا چار حرفی اور پانچ حرفی کلمہ مراد ہوتا ہے، خواہ تمام حروف اصلی ہوں یا بعض حروف اصلی ہوں اور بعض زائد، اسم متمکن ہو یا غیر متمکن، فعل متصرف ہو یا غیر متصرف، اور خواہ وہ کلمہ حرف ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے: **اکرم** اور **دحرج** رباعی ہیں، اور **اجتنب**، **یجتنب** خماسی ہیں۔

❹......قولہ: (**جعفر**) جعفر بمعنی ''نہر صغیر'' یا ''نہر کبیر'' لہذا یہ لغات اضداد سے ہے، نیز اس کا معنی ''ناقۂ فربہ'' بھی ہے۔ البتہ **جعفر** بمعنی ''خربوزہ''، یا بمعنی ''گدھا'' لغت کی معتبر کتابوں سے

جیسے سَفَرْجَلٌ.

اور فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی اور (۲) رباعی [۱]۔

ثلاثی تین حروف والے فعل کو کہتے ہیں۔ جیسے **ضَـــــرَبَ**. اور **رباعی** چار حروف والے فعل کو کہتے ہیں۔ جیسے **دَحْرَجَ**.

معلوم ہونا [۲] چاہیے کہ کلام عرب کا میزان [۳] (جس سے کلمہ کا وزن معلوم

نہیں مل سکا۔

❶ ......قولہ: (ثلاثی اور رباعی) خیال رہے کہ فعل خماسی نہیں ہوتا، نہ مجرد نہ مزید فیہ؛ کیونکہ فعل معنیً ثقیل ہوتا ہے اس لیے کہ یہ حدث پر دلالت کرتا ہے نیز فاعل اور زمانہ کی طرف نسبت کا محتاج ہے، اب اگر فعل خماسی بھی ہوتا تو اس میں لفظا اور معنیً دونوں طرح ثقل لازم آتا۔ ہاں! فعل سداسی کی ایک مثال ''**حجلنجع**'' ہے۔ مگر یہ شاذ ہے۔

❷ ......قولہ: (معلوم ہونا... الخ) مصنف علیہ الرحمۃ نے حرف کی تقسیم نہیں کی حالانکہ حرف احادی، ثنائی، ثلاثی، رباعی اور خماسی آتا ہے۔ جیسے: ہمزہ استفہام، **مـن**، **لیـت**، **لـعـل** اور **لـکـن**؛ اس لیے کہ حروف معانی جو کلمہ کی ایک قسم ہیں، یہاں ان کا ذکر کرنا مقصود نہیں؛ کیونکہ صرفی ایسے کلمہ سے بحث کرتے ہیں جو فعل متصرف اور اسم متمکن ہو، اور حرف میں تصرف نہیں ہوتا۔ اور اسی بناء پر اسم غیر متمکن کو بھی اسم کی تقسیم میں شامل نہیں کیا تھا۔

❸ ......قولہ: (کلام عرب کا میزان) میزان اصل میں ''**مِـوْزَانٌ**'' تھا، واو ساکن ماقبل مکسور کو یاء سے بدل دیا تو ''میزان'' ہوگیا۔ میزان لغت میں وزن کرنے کا آلہ یعنی ترازو کو کہتے ہیں، اور اہل صرف کی اصطلاح میں میزان سے مراد وہ حروف ہیں جن سے کلمات عرب کا موازنہ اور مقابلہ کیا جائے تاکہ اصلی اور زائد حروف کے درمیان امتیاز ہو جائے۔ اسی کو ''موزون بہ'' بھی کہتے ہیں یعنی جن سے وزن کیا گیا، اور عرب میں میزان اور موزون بہ کو ''وزن'' بھی کہتے ہیں۔ اور جس کلمہ کے حروف کو فاء عین اور لام کے مقابلہ میں لائیں گے اس کو ''موزون'' کہیں گے یعنی وزن کیا گیا۔ جیسے: **نَصَرَ** بروزن **فَعَلَ** میں **نَصَرَ** کو ''موزون'' اور **فَعَلَ** کو اس کا ''میزان'' یا ''موزون بہ'' یا ''وزن'' کہیں گے۔ اور کلمہ کے حروف کو فاء عین اور لام کے مقابل کرنے کو ''وزن کرنا'' کہتے

کرتے ہیں)(ف،ع،ل) ہیں جن کا مجموعہ (فعل) ہے۔

اورحرف کی بھی دو قسمیں ہیں[1]: (۱) حرف اصلی (۲) حرف زائد۔

حرف اصلی وہ حرف جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں آئے۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ. اور **حرف زائد** وہ حرف جو فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہو۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ. (میں ھمزہ)

ہیں۔ (**فائدہ**): وزن کی تین قسمیں ہیں: (۱) وزن صرفی (۲) وزن صوری (۳) وزن عروضی۔

وزن صرفی: وہ وزن جس میں حروف اصلیہ وزائدہ اور حرکات خصوصیہ وسکنات کی موافقت ہو جیسے: عَوَارِفُ بروزن فَوَاعِلُ. اسے ''وزن تصریفی'' بھی کہتے ہیں۔

وزن صوری: وہ وزن جس میں حرکات خصوصیہ وسکنات کی موافقت ہو اگرچہ حروف اصلیہ وزائدہ کی موافقت نہ ہو۔ جیسے: عَوَارِفُ بروزن اَفَاعِلُ یا مَفَاعِلُ.

وزن عروضی: وہ وزن جس میں حرکات وسکنات کی موافقت ہو اگرچہ حروف اصلیہ وزائدہ اور حرکات خصوصیہ کی موافقت نہ ہو۔ جیسے: عَوَارِفُ بروزن مُفَاعَلُنْ.

(1)......قولہ: (حرف کی بھی دو قسمیں ہیں... الخ)

یہاں حرف سے مراد وہ حرف نہیں جو کلمہ کی ایک قسم ہے بلکہ مراد حرف مبانی ہے۔

(**فائدہ**) مطلق حروف کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف معانی (۲) حروف مبانی، **حروف معانی**: وہ حروف ہیں جو با معنی ہوں۔ جیسے: ''مِن'' اور ''اِلیٰ''، یہی حروف کلمہ کی ایک قسم ہیں، ان کے بارے میں نحوی حضرات بحث کرتے ہیں۔ اور **حروف مبانی**: وہ حروف ہیں جو با معنی نہ ہوں، ان سے کلمات مرکب ہوتے ہیں۔ جیسے: ''ب،ت'' وغیرہ، ان کو ''حروف تہجی'' اور ''حروف ہجا'' بھی کہتے ہیں، یہ حروف کلمہ کی قسم نہیں۔ پھر حروف مبانی کی دو قسمیں ہیں: (۱) حروف اصلیہ (۲) حروف زائدہ۔ **حروف اصلیہ** کسی کلمہ کے وہ حروف جو اس کے وزن کے فاء عین اور لام کے مقابل ہوں۔ جیسے: نَصَرَ بروزن فَعَلَ. اور **حروف زائدہ**: وہ حروف جو فاء عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں۔ جیسے: نَاصِرٌ بروزن فَاعِلٌ. میں الف زائد ہے۔ خیال رہے کہ کسی کلمہ کے حروف اصلیہ ہی کو اس کلمہ کا ''مادہ'' کہتے ہیں۔

یاد رکھ اے پیارے بھائی! کہ حروف اصلیہ ثلاثی میں تین ہوتے ہیں: فاء، عین اور ایک لام[1]۔ جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ. رباعی میں چار ہوتے ہیں: فاء، عین اور دو لام۔ جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ.

اور خماسی میں پانچ ہوتے ہیں: فاء، عین اور تین لام۔ جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ۔ خیال رہے کہ ثلاثی کی پھر دو قسمیں ہیں[2]: (۱) ثلاثی مجرد[3] (۲) ثلاثی مزید فیہ[4]۔

---

❶......قولہ: (فاء عین اور ایک لام) علمائے صرف کی اصطلاح میں کسی کلمہ کے ''فاء کلمہ'' سے مراد وہ حرف ہے جو اس کے وزن کے فاء کے مقابلہ میں ہو، اور عین کلمہ سے مراد وہ حرف ہے جو عین کے مقابل ہو، اور پہلے لام سے مراد وہ حرف ہے جو پہلے لام کے مقابلہ میں ہو، اور دوسرے لام سے مراد وہ ہے جو دوسرے لام کے مقابلہ میں ہو، اور تیسرے لام سے مراد وہ حرف ہے جو تیسرے لام کے مقابلہ میں ہو۔ جیسے: جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ. میں جحمرش کا جیم فاء کلمہ ہے، حاء عین کلمہ ہے، میم پہلا لام ہے، راء دوسرا لام، اور شین تیسرا لام ہے۔

❷......قولہ: (ثلاثی کی پھر دو قسمیں ہیں) یعنی (۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید فیہ، اسی طرح رباعی اور خماسی کی بھی دو دو قسمیں ہیں، انہی چھ اقسام کو ''شش اقسام'' کہتے ہیں۔

❸......قولہ: (ثلاثی مجرد) مجرد تجرید سے صیغۂ اسمِ مفعول ہے، اس کا لغوی معنی ہے ''خالی کیا ہوا''، اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس میں صرف حروف اصلیہ ہی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو، گویا وہ کلمہ حرف زائد سے خالی کیا ہوا ہوتا ہے۔ جیسے: نَصَرَ، نُوْرٌ، دَحْرَجَ، جَعْفَرٌ.

❹......قولہ: (مزید فیہ) مزید ''زَادَ، یَزِیْدُ'' سے صیغۂ اسمِ مفعول ہے، اصل میں ''مَزْیُوْدٌ'' تھا؛ یاء کا ضمہ ماقبل کو دے کر یاء کی موافقت کی لیے ضمہ کو کسرہ سے بدلا ''مَزِیُوْدٌ'' ہوا، پہلی یاء التقائے ساکنین سے گر گئی ''مَزِوْدٌ'' ہوا، واو ساکن ماقبل کسرہ کو یاء سے بدلا تو یہ ''مزید'' ہو گیا۔ اس کا لغوی معنی ہے ''زیادہ کیا ہوا''، ''فیہ'' کا معنی ہے ''اس میں'' اور اصطلاح میں مزید فیہ وہ کلمہ ہے جس میں حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے: اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ اور قِرْطَاسٌ

ثلاثی مجرد وہ کلمہ جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے **ضَرَبَ** بروزن **فَعَلَ**. اور **ثلاثی مزید فیہ** وہ کلمہ جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے **اَکْرَمَ** بروزن **اَفْعَلَ**.

اسی طرح رباعی کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) رباعی مجرد (۲) رباعی مزید فیہ۔

رباعی مجرد وہ کلمہ جس میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے **دَحْرَجَ** بروزن **فَعْلَلَ**. اور **رباعی مزید فیہ** وہ کلمہ جس میں چار حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے **تَدَحْرَجَ** بروزن **تَفَعْلَلَ**.

اور خماسی کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) خماسی مجرد (۲) خماسی مزید فیہ۔

خماسی مجرد وہ کلمہ جس میں پانچ حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے **جَحْمَرِشٌ** (بوڑھی عورت) بروزن **فَعْلَلِلٌ**.

اور **خماسی مزید فیہ** وہ کلمہ جس میں پانچ حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے **خَنْدَرِیْسٌ** (پرانی شراب، پرانی گندم وغیرہ) بروزن **فَعْلَلِیْلٌ**.

اے عزیز طالبعلم! اسم اور فعل کی جملہ قسمیں سات اقسام سے باہر نہیں[1] ہیں اور سات اقسام درج ذیل ہیں:

بروزن فِعْلَالٌ اور خَنْدَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ. (فائدہ) فعل اور اسم متمکن میں کم از کم حروف اصلیہ تین ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ فعل میں چار اور اسم میں پانچ ہوتے ہیں، اور بعض حروف کے حذف ہوجانے کے بعد فعل میں ایک دو حروف رہ جاتے ہیں ۔جیسے: "ق" اور "قِــل"، اور حروف کی زیادتی کے بعد فعل میں زیادہ سے زیادہ چھ حروف ہوں گے اور اسم میں سات ۔جیسے: "استغفر" اور "استغفار".

[1]......قولہ: (سات اقسام سے باہر نہیں) ان سات اقسام سے مراد اسم متمکن اور فعل کی وہ سات اقسام ہیں جو حروف صحیحہ اور حروف علت کے اعتبار سے بنتی ہیں، اور یہ کتاب میں

صحیح، مہموز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص، لفیف۔

(۱) صحیح[۱]:

وہ اسم یا فعل[۲] جس کے فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ حرف علت ہو نہ ہمزہ ہو اور نہ دو حروف ہم جنس ہوں۔ جیسے ضَرْبٌ اور ضَرَبَ بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ.

نوٹ: حروف علت تین ہیں: واو، الف، اور یاء[۳] جن کا مجموعہ (وای) ہے۔

مذکور ہیں۔ انہی سات اقسام کو اصطلاح صرف میں 'ہفت اقسام'' کہتے ہیں۔ اور بعض صرفیین دو ہی قسمیں شمار کرتے ہیں: (۱) صحیح اور (۲) معتل۔ اور بعض تین قسمیں بتاتے ہیں: (۱) صحیح (۲) معتل اور (۳) مضاعف۔ اور بعض چار قسموں پر تقسیم کرتے ہیں: (۱) صحیح (۲) مہموز (۳) مضاعف اور (۴) معتل۔

❶......قولہ: (صحیح) صحیح کا لغوی معنی ہے'' تندرست'' اور صرفیوں کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کی تعریف کتاب میں مذکور ہے، صحیح اصطلاحی کو'' صحیح'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرف علت، ہمزہ اور دو حروف ہم جنس (جو اعلال اور تغیر کا سبب ہیں) نہ ہونے کی بناء پر یہ تعلیلات اور تغیرات سے محفوظ ہوتا ہے، اسی لیے اس کو'' سالم'' بھی کہتے ہیں۔ اور نحویوں کے نزدیک صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے: زید۔

❷......قولہ: (وہ اسم یا فعل ... الخ) اگر کہیے: کہ صحیح کی تعریف لفظ'' صحیح'' پر صادق نہیں آتی کیونکہ اس میں دو حروف اصلیہ ہم جنس ہیں۔ تو ہم کہیں گے: صحیح کی تعریف مسمّٰی صحیح کے لیے ہے نہ کہ اسم صحیح کے لیے۔

❸......قولہ: (واو الف اور یاء) ان کو'' حروف ہوائی''، ''ام الزوائد''، ''حروف اعتلال''، ''حروف لین'' اور'' حروف مدہ'' بھی کہتے ہیں؛ **حروف علت** تو ان کو مطلقاً کہتے ہیں خواہ متحرک ہوں یا ساکن، ماقبل حرکت موافق ہو یا مخالف۔ جیسے: عَوِرَ، قَالَ، قَوْلٌ. اور **حروف لین** اس وقت کہتے ہیں جبکہ یہ ساکن ہوں خواہ ماقبل حرکت موافق ہو یا مخالف۔ جیسے: قِيْلَ اور بَيْعٌ. نیز **مدہ** خاص طور پر اس صورت میں کہتے ہیں جبکہ یہ ساکن ہوں اور ماقبل حرکت موافق ہو یعنی واو ساکن ما

(۲) مہموز[1]**:**

وہ اسم یا فعل جس کا کوئی ایک حرف اصلی ہمزہ ہو۔اور اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱)مہموز الفاء، (۲)مہموز العین، (۳)مہموز اللام۔

مہموز الفاء وہ اسم یا فعل جس کے ''فاء'' کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ آئے۔جیسے اَمْرٌ اور اَمَرَ بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ.

مہموز العین وہ اسم یا فعل جس کے ''عین'' کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ آئے۔ جیسے سَأْلٌ اور سَأَلَ بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ.

اور **مہموز اللام** وہ اسم یا فعل جس کے ''لام'' کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ آئے۔ جیسے قَرْءٌ اور قَرَءَ بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ.

(۳) مضاعف[2]**:**

مضاعف وہ کلمہ جس میں دو حروف اصلیہ ہم جنس (ایک جیسے) ہوں۔اور اس کی دو قسمیں ہیں: (۱)مضاعف ثلاثی (۲)مضاعف رباعی۔

قبل ضمہ ہو تو واو مدہ، یاء ساکن ماقبل کسرہ ہو تو یاء مدہ، اور الف ماقبل فتحہ ہو تو الف مدہ ہے۔ان تینوں حروف مدہ کی مثال ''نُوْحِیْھَا'' ہے۔خیال رہے الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔حروف علت کے علاوہ تمام حروف تہجی کو ''حروف صحیحہ'' کہتے ہیں۔

❶......قولہ: (مہموز) مہموز کا لغوی معنی ہے ''ہمزہ دیا ہوا'' اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ ہو۔جیسے: اَمَـرَ. اگر ہمزہ کسی حرف اصلی سے بدل کر آیا ہو۔ جیسے: **قـائل** بروزن **فـاعل** اور **دعـاء** بروزن **فعـال** میں تو اعتبار حرف اصلی ہی کا ہوگا؛ لہذا **قائل** اور **دعاء** معتل کہلائیں گے نہ کہ مہموز، یہ بات ہر جگہ ملحوظ رہے۔

❷......قولہ: (مضاعف) مضاعف بفتح عین، ضَـاعَفَ، یُضَاعِفُ سے صیغۂ اسم مفعول ہے، اس کا لغوی معنی ہے ''دوہرا کیا ہوا''۔مضاعف اصطلاحی کو مضاعف اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں

مضاعف ثلاثی [1] وہ اسم یا فعل جس کے عین اور لام کلمہ [2] کے مقابلہ میں دو حروف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے **مَدٌّ و مَدَّ** بروزن **فَعلٌ و فَعَلَ**. کہ اصل میں **مَدَدٌ** اور **مَدَدَ** تھے۔

مضاعف رباعی [3] وہ اسم یا فعل جس کے فاء اور لام اُولیٰ یا عین اور لام ثانیہ کے مقابلہ میں دو حروف ایک جنس کے ہوں۔ جیسے **زَلْزَلَ و زِلْزَالاً** بروزن **فَعْلَلَ و فِعْلالاً**.

(۴) مثال [4]:

وہ اسم یا فعل جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت آجائے۔ جیسے **وَصْلٌ** اور **وَصَلَ** بروزن **فَعْلٌ** اور **فَعَلَ**.

بھی ایک حرف کو دوہرا کیا ہوا ہوتا ہے۔

❶ ......قولہ: (مضاعف ثلاثی) اس میں عموماً پہلے حرف کو دوسرے میں ادغام کرنے سے شد حاصل ہوجاتی ہے اور اس میں شدت یا سختی ہوتی ہے؛ اسی لیے مضاعف ثلاثی کو ''اصم'' (بہرا اور سخت) بھی کہتے ہیں۔

❷ ......قولہ: (عین اور لام کلمہ .. الخ) اگر فاء اور عین کلمہ ہم جنس ہوں جیسے: ددن (لہو ولعب) یا فاء اور لام کلمہ ہم جنس ہوں جیسے: سلس، یا فاء وعین ولام تینوں کلمے ہم جنس ہوں جیسے ققق (آواز طفل) تو یہ بھی مضاعف ثلاثی ہے، مگر چونکہ یہ قلیل الاستعمال ہیں لہذا بحویٰ **القلیل کالمعدوم** اکثر صرفیوں نے اس کا اعتبار نہیں کیا۔

❸ ......قولہ: (مضاعف رباعی) چونکہ اس میں ترکیب وترتیب کے لحاظ سے آخری دو حروف پہلے دو حروف کے مطابق ہوتے ہیں مثلاً: زَلْزَلَ اس میں پہلے دو حروف ''زل'' ہیں دوسرے بھی ''زل'' تو یہ دونوں زلزل ہوا، اسی لیے مضاعف رباعی کو ''مطلق'' بھی کہتے ہیں۔

❹ ......قولہ: (مثال) مثال کا لغوی معنی ہے ''مانند'' اور اصطلاحی تعریف کتاب میں مذکور ہے، مثال کو ''معتل الفاء'' اور ''معتل الطرف'' بھی کہتے ہیں کہ اس قسم میں حرف علت طرف پر واقع

(۵) اجوف[1]:

وہ اسم یا فعل جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ جیسے **قَـوْلٌ**، **قَالَ** اور **بَيْعٌ**، **بَاعَ** بروزن **فَعْلٌ** اور **فَعَلَ**.

(۶) ناقص[2]:

وہ اسم یا فعل جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو۔ جیسے **غَـزْوٌ**،

ہوتا ہے۔

خیال رہے کہ مثال کی دو قسمیں ہیں: (۱) مثال واوی اور (۲) مثال یائی، **مثال واوی** وہ اسم یا فعل جس کا فاء کلمہ واو ہو۔ جیسے: **وَعَدَ**، **مثال یائی** وہ اسم یا فعل جس کا فاء کلمہ یاء ہو۔ جیسے: **يُسْرٌ**. مثال اصطلاحی کو مثال اس لیے کہتے ہیں کہ اس کی ماضی کی گردان صحیح کی گردان کی مانند ہے یعنی جس طرح صحیح کی گردان میں تبدیلی نہیں اسی طرح اس میں بھی تبدیلی نہیں۔

❶ ......قولہ: (اجوف) اجوف کا لغوی معنی ہے ''درمیان سے خالی'' یا ''ذو بطن'' اور اصطلاحی تعریف کتاب میں مذکور ہے، اجوف کو ''معتل العین'' اور ''ذو ثلاثہ'' بھی کہتے ہیں؛ اس لیے کہ اس کی ماضی ثلاثی مجرد کے واحد متکلم کے صیغہ میں مع ضمیر کل تین حروف ہوتے ہیں۔ جیسے: **قُلْتُ**، اجوف کی بھی دو قسمیں ہیں: (۱) اجوف واوی اور (۲) اجوف یائی، **اجوف واوی** وہ اسم یا فعل جس کا عین کلمہ واو ہو۔ جیسے: **نُوْرٌ** بروزن **فُعْلٌ**. **اجوف یائی** وہ اسم یا فعل جس کا عین کلمہ یاء ہو۔ جیسے: **زَيْدٌ** بروزن **فَعْلٌ**.

❷ ......قولہ: (ناقص) ناقص کا لغوی معنی ہے ''ناتمام'' اصطلاحی تعریف کتاب میں مذکور ہے۔ ناقص کو ''منقوص'' اور ''معتل اللام'' اور ''ذو اربعہ'' بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح نحات میں منقوص وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں یاء اور ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: **قَاضِی**. ناقص نقص سے ہے نقص کا معنی ہے ''کم ہونا'' یا ''کم کرنا'' (لازم اور متعدی) ''ناقص'' مصدر لازم سے اور ''منقوص'' مصدر متعدی سے مشتق ہے، ناقص یا منقوص اس کلمہ کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا لام کلمہ اکثر گر جاتا ہے اور کلمہ میں لفظاً نقص آجاتا ہے۔ جیسے: **يَدْعُوْ** سے **لَمْ يَدْعُ**. اور ذو اربعہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے واحد متکلم ماضی ثلاثی مجرد میں مع ضمیر کل چار حرف ہوتے ہیں۔ اگر کہیے: یہ وجہ تو صحیح اور مثال

غَزَا اور رَمُیٌ، رَمٰی بروزن فَعُلٌ، فَعَلَ.

(۷) لفیف[1]:

اور اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) لفیف مفروق[2] (۲) لفیف مقرون[3]۔

لفیف مفروق وہ اسم یا فعل جس میں فاء اور لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت واقع ہو۔ جیسے وَقْیٌ اور وَقٰی بروزن فَعْلٌ اور فَعَلَ. اور **لفیف مقرون** وہ اسم یا فعل جس میں عین اور لام کلمہ کے[4] مقابلہ میں حرف علت ہو۔ جیسے: طَیٌّ اور طَوٰی،

اور مہموز اور مضاعف میں بھی موجود ہے لہذا ان کو بھی ذوا ربعۃ کہنا چاہیے؟ تو ہم کہیں گے: جمہور متأخرین کے نزدیک اگرچہ ''تعریف'' میں اطراد وانعکاس شرط ہے اور ''خاصہ'' میں فقط اطراد شرط ہے، مگر ''وجہ تسمیہ'' میں نہ اطراد شرط ہے نہ انعکاس؛ لہذا اگر کہا جائے: کہ ''شیشی کو'' قارورہ'' اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں پانی قرار پکڑتا ہے'' تو اس پر یہ اعتراض کرنا جہالت ہے کہ ''گھڑے کو قارورہ کیوں نہیں کہتے یہ بھی تو پانی کی قرار گاہ ہے''، اسی طرح مانحن فیہ میں تامل۔

❶......قولہ: (لفیف) لفیف کا لغوی معنی ہے ''لپٹا ہوا'' نیز آدمیوں کی ایسی جماعت کو بھی لفیف کہتے ہیں جو مختلف جماعتوں سے مل کر بنے، اور ایسے طعام کو بھی لفیف کہتے ہیں جس میں مختلف قسم کے طعام جمع ہوں، چونکہ لفیف اصطلاحی میں بھی دو حروف علت لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے اسے ''لفیف'' کہتے ہیں۔

❷......قولہ: (لفیف مفروق) مفروق کا لغوی معنی ہے ''جدا کیا ہوا'' چونکہ مفروق اصطلاحی میں بھی دو حروف علت کو حرف اصلی صحیح کے ذریعہ جدا کیا ہوا ہوتا ہے اس لیے اسے ''لفیف مفروق'' کہتے ہیں۔ نیز اسے ''ملتوِی'' بھی کہتے ہیں؛ کہ اس کا لغوی معنی ہے ''لپیٹنے والا'' اور چونکہ لفیف مفروق میں دو حروفِ علت ایک حرف صحیح کو لپیٹے ہوتے ہیں اس لیے اسے ''ملتوی'' بھی کہتے ہیں۔

❸......قولہ: (لفیف مقرون) مقرون کا لغوی معنی ہے ''ایک دوسرے سے ملایا ہوا'' چونکہ مقرون اصطلاحی میں بھی دو حروف علت آپس میں ملائے ہوئے ہوتے ہیں، درمیان میں حرف صحیح فاصل نہیں ہوتا اس لیے اسے مقرون کہتے ہیں۔

❹......قولہ: (عین اور لام کلمہ کے... الخ) خیال رہے کہ اگر اسم کے فاء وعین کے مقابلہ میں حرف

حَیٌّ اور حَیِیَ بروزن فَعُلٌ اور فَعَلَ و فَعِلَ.

خیال رہے کہ اسم کی پھر دو قسمیں ہیں[1]: (۱) اسم جامد (۲) اسم مصدر۔

اسم جامد وہ اسم جس سے کوئی دوسرا اسم یا فعل مشتق نہ ہو۔ اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' نہ آتا ہو۔ جیسے رَجُلٌ و فَرَسٌ.

اور **اسم مصدر**: وہ اسم جس سے کوئی چیز مشتق ہو[2]۔ اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں ''دن'' یا ''تن'' آتا ہو۔ جیسے اَلضَّرْبُ (زدن) (مارنا) اَلْقَتْلُ (کشتن) (قتل کرنا)

علت ہو تو وہ بھی لفیف مقرون ہے۔ جیسے وَیْلٌ، یَوْمٌ مگر یہ صورت قلیل الاستعمال ہے اور وہ بھی صرف اسم میں ہے لہذا اس کا اعتبار نہ کرتے ہوئے اسے تعریف میں شامل نہیں کرتے۔ **(فائدہ)** معتل کی تین قسمیں ہیں: (۱) معتل بیک حرف، اس کی پھر تین قسمیں ہیں: مثال، اجوف، اور ناقص۔ (۲) معتل بدو حرف، اسے لفیف بھی کہتے ہیں، اس کی پھر دو قسمیں ہیں: لفیف مفروق اور لفیف مقرون۔ ان سب کی تعریفات کتاب میں مذکور ہیں۔ (۳) معتل بسہ حرف، وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں تین حروف علت ہوں۔ جیسے: وَوَّیْتُ، یَیَّیْتُ، اسے ''معتل الکل'' اور ''معتل مطلق'' بھی کہتے ہیں۔ نہایت قلیل الاستعمال ہونے کی بناء پر اسے بھی شمار نہیں کرتے۔

❶ ......قولہ: (اسم کی پھر دو قسمیں ہیں) اس سے پہلے اسم کی تقسیم باعتبار ذات تھی اور یہ تقسیم باعتبار صفت ہے۔ اس اعتبار سے اگرچہ اسم کی تین قسمیں بنتی ہیں: (۱) مصدر (۲) جامد اور (۳) مشتق، مگر چونکہ مشتق مصدر کی فرع ہے اور مصدر مشتق کی اصل، اور ذکرِ اصل کے بعد ذکرِ فرع کی حاجت نہیں رہتی؛ لِاَنَّ ذِکْرَ الْاَصْلِ یُغْنِیْ عَنْ ذِکْرِ الْفَرْعِ (اصل کا ذکر، ذکر فرع سے بے نیاز کر دیتا ہے) اس لیے مصنف علیہ الرحمہ نے مشتق کو تقسیم میں شامل نہیں کیا۔

❷ ......قولہ: (جس سے کوئی چیز مشتق ہو) چیز سے مراد اسماء اور افعال ہیں، اگر کہیے: مصدر کی یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں اس لیے کہ یہ لَبَنٌ پر بھی صادق آتی ہے؛ کیونکہ اس سے اَلْبَنَ مشتق ہوتا ہے، حالانکہ لبن اسم مصدر نہیں۔ تو ہم کہیں گے: یہاں اشتقاق سے مراد اشتقاق حقیقی

☆......ثلاثی مجرد کے مشہور اوزان مصدر......☆

ترجمہ	مصدر	وزن	ترجمہ	مصدر	وزن
پہچاننا	عِرْفَانٌ	فِعْلَانٌ	مارنا	ضَرْبٌ	فَعْلٌ
بخش دینا	غُفْرَانٌ	فُعْلَانٌ	جاننا	عِلْمٌ	فِعْلٌ
تلاش کرنا	طَلَبٌ	فَعَلٌ	پینا	شُرْبٌ	فُعْلٌ
چھوٹا ہونا	صِغَرٌ	فِعَلٌ	قبول کرنا	قَبُوْلٌ	فَعُوْلٌ
رہنمائی کرنا	هُدًى	فُعَلٌ	ٹیڑھا کرنا	لَيَّانٌ	فَعْلَانٌ
تعریف کرنا	مَنْقَبَةٌ	مَفْعَلَةٌ	بیٹھنا	جُلُوْسٌ	فُعُوْلٌ
پورا کرنا	وَفَاءٌ	فَعَالٌ	پکارنا	دَعْوٰى	فَعْلٰى
بھاگنا	فِرَارٌ	فِعَالٌ	مہربان ہونا	رِحْمَةٌ	فِعْلَةٌ
سوال کرنا	سُؤَالٌ	فُعَالٌ	قادر ہونا	قُدْرَةٌ	فُعْلَةٌ
گواہی دینا	شَهَادَةٌ	فَعَالَةٌ	پڑھنا	تِلَاوَةٌ	فِعَالَةٌ
جھوٹ بولنا	كَاذِبَةٌ	فَاعِلَةٌ	تلاش کرنا	بِغَايَةٌ	فِعَالَةٌ
جھوٹ بولنا	مَكْذُوْبَةٌ	مَفْعُوْلَةٌ			

یہ بھی خیال رکھ کہ عرب (1) ہر مصدر سے (2) بارہ چیزیں (3) ....

ہے، اور لَبَنٌ سے اَلْبَنَ اشتقاق جعلی سے مشتق ہے۔

❶......قولہ: (عرب) یہاں عرب سے مراد مجازاً اہل عرب ہیں، از قبیل ''ذکر المحلّ وارادۃ الحالّ'' یا عبارت بحذف مضاف ہے یعنی لفظ عرب سے پہلے لفظ ''اہل'' محذوف ہے۔ جیسے آیۂ کریمہ: (واسئل القریۃ) میں کہ مراد ''اہل قریہ'' ہیں۔

❷......قولہ: (ہر مصدر سے... الخ) یہاں مصدر سے مراد ثلاثی مجرد کا مصدر ہے جو تام ہو متعدی ہو اور بمعنی لون وعیب نہ ہو، اس لیے کہ مصدر غیر ثلاثی مجرد، مصدر ناقص، مصدر لازم، اور اسی طرح وہ مصادر جو بمعنی لون وعیب ہوں ان سے مذکورہ ''بارہ'' چیزیں مشتق نہیں ہوتیں۔

❸......قولہ: (بارہ چیزیں) بارہ چیزوں کا ذکر تغلیباً اور للاکثر حکم الکل کی بناء پر ہے، ورنہ

مشتق کرتے ہیں [1]:

(۱) ماضی (۲) مضارع (۳) اسم فاعل (۴) اسم مفعول (۵) جحد (۶) نفی (۷) امر (۸) نہی (۹) اسم زمان (۱۰) اسم مکان (۱۱) اسم آلہ (۱۲) اسم تفضیل۔

(۱) **ماضی**: گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہونے والے فعل کا نام ہے۔ جیسے: ضَـرَبَ. (۲) **مضارع**: موجودہ یا آنیوالے زمانے میں واقع ہونے والے فعل کا نام ہے۔ جیسے: یَضْرِبُ. (۳) **اسم فاعل**: کام کرنیوالے کا نام ہے۔ جیسے: ضَارِبٌ. (۴) **اسم مفعول**: جس پر کام کیا جائے اس کا نام ہے۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ. (۵) **جحد**: انکار ماضی کو کہتے ہیں۔ جیسے: لَمْ یَضْرِبْ. (۶) **نفی**: انکار مستقبل کو کہتے ہیں۔ جیسے: لَایَضْرِبُ. (۷) **امر**: کسی کام کا حکم دینا۔ جیسے: اِضْرِبْ. (۸) **نہی**: کسی کام سے روکنا۔ جیسے: لَاتَضْرِبْ. (۹) **اسم زمان**: کام کرنے کے زمانے کا نام ہے۔ جیسے: مَضْرِبٌ. (۱۰) **اسم مکان**: کام کرنے کی جگہ کا نام ہے۔ جیسے: مَضْرِبٌ. (۱۱) **اسم آلہ**: جس چیز کے ساتھ کام کیا جائے اس کا نام ہے۔ جیسے: مِضْرَبٌ. (۱۲) **اسم تفضیل**: زیادہ (کام) کرنے والے کا نام ہے۔ جیسے: اَضْرَبُ.

نوٹ: اختصار کے ساتھ بارہ اقسام کی امثلہ ذکر کردی گئیں تاکہ مبتدیوں کے لیے یاد کرنا آسان رہے۔

ان بارہ چیزوں کے علاوہ فعل تعجب، اسم فعل بروزن فعال بمعنی امر حاضر، نفی تاکید بلن، مضارع مؤکد بلام تاکید ونون تاکید ثقیلہ وخفیفہ، صفت مشبہ اور اسم مبالغہ بھی مصدر سے مشتق ہوتے ہیں۔

[1] ......قولہ: (مشتق کرتے ہیں) مشتق اشتقاق سے صیغۂ اسم مفعول ہے، جمہور صرفیین کے نزدیک اشتقاق کہتے ہیں ''قدرے تغیر کے ساتھ کسی لفظ کا کسی اور لفظ سے نکالنا'' بشرطیکہ ان دونوں لفظوں کے درمیان حروف اصلیہ اور معانی میں مناسبت باقی رہے۔ جس لفظ سے نکالا جائے اسے ''مشتق منہ'' یا ''ماخذ'' کہتے ہیں، اور جس کو نکالا جائے اسے ''مشتق'' کہتے ہیں۔

صرف صغیر [1] فعل صحیح ثلاثی بروزن فعل یفعل جیسے اَلضَّرْبُ (مارنا)

ضَرَبَ یَضْرِبُ ضَرْبًا، فَهُوَ ضَارِبٌ [2]، وَضُرِبَ یُضْرَبُ ضَرْبًا، فَذَاکَ مَضْرُوْبٌ [3]، لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ، لَایَضْرِبُ لَایُضْرَبُ، لَنْ

(فائدہ) اشتقاق کی تین قسمیں ہیں: (۱) اشتقاق صغیر (۲) اشتقاق کبیر (۳) اشتقاق اکبر۔ **اشتقاق صغیر** یہ ہے کہ مشتق منہ اور مشتق کے درمیان حروف اصلیہ اور ترتیب حروف میں تناسب ہو۔ جیسے: ضَرْبٌ سے ضَرَبَ، یہاں پر یہی اشتقاق صغیر مراد ہے، اور یہی کثیر الوقوع ہے۔ **اشتقاق کبیر** یہ ہے کہ مشتق منہ اور مشتق کے درمیان حروف اصلیہ، میں مناسبت ہو اور ترتیب حروف میں تناسب نہ ہو۔ جیسے: جَذْبٌ سے جَبَذَ۔ **اشتقاق اکبر** یہ ہے کہ مشتق منہ اور مشتق کے درمیان مخارج حروف میں تناسب ہو۔ جیسے: نَهْقٌ سے نَعَقَ.

(فائدہ) بصریین کے نزدیک مصدر اصل ہے اور فعل فرع ہے اور کوفیہ کے نزدیک فعل اصل ہے اور مصدر فرع، مصنف علیہ الرحمہ نے بصریین کا قول اختیار کرتے ہوئے فعل کو مشتقات میں شمار کیا ہے اور یہی راجح ہے۔

❶......قولہ: (صرف صغیر) خیال رہے صرف کی دو قسمیں ہیں: (۱) صرف صغیر اور (۲) صرف کبیر۔ متقدمین کے نزدیک صرف صغیر یہ ہے کہ ہر گردان سے ایک ایک صیغہ ذکر کیا جائے۔ اور متأخرین کے نزدیک صرف صغیر یہ ہے کہ بعض گردانوں سے ایک ایک صیغہ اور بعض گردانوں کے تمام صیغے ذکر کیے جائیں، مصنف علیہ الرحمہ نے اسی کو اختیار فرمایا ہے۔ (فائدہ) فعل کے صیغے کثیر ہونے کی بناء پر صرف صغیر میں اس کا ایک ایک صیغہ اور اسم کے صیغے قلیل ہونے کی وجہ سے اس کے تمام صیغے ذکر کیے جاتے ہیں۔ مگر اسم فاعل اور اسم مفعول کی فعل کے ساتھ قوتِ مشابہت کے سبب ذکر صیغ کے باب میں اس پر فعل کا حکم جاری کرتے ہوئے اس کے بھی بعض ہی صیغے ذکر کیے جاتے ہیں، بخلاف اسم تفضیل کے: کہ اس کی مشابہت فعل کے ساتھ ضعیف ہونے کی وجہ سے اس پر فعل کا حکم جاری نہیں کیا جاتا۔

❷......قولہ: (فهو ضارب) اس میں فاء تعقیب کے لیے ہے، یا فاء فصیحہ ہے یعنی شرط محذوف کی جزاء کے لیے ہے، تقدیر یہ ہے: ''اذا کان الامر کذلک فهو ضارب''، یا زائد ہے؛ برائے تحسین یا تفریح لائی گئی ہے۔

❸......قولہ: (فذاک مضروب) اسم فاعل اور اسم مفعول میں فرق کرنے کے لیے اول کے

يَّضْرِبَ لَنْ يُّضْرَبَ.

الامر منه: اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ، لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ.

والنهي عنه: لا تَضْرِبْ لا تُضْرَبْ، لايَضْرِبْ لايُضْرَبْ.

والظرف منه: مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ وَمُضَيْرِبٌ.

والالة منه: مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ وَمُضَيْرِبٌ، مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ وَ مُضَيْرِبَةٌ، مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِيْبُ، وَمُضَيْرِيْبٌ وَمُضَيْرِيْبَةٌ.

افعل التفضيل للمذكر منه: أَضْرَبُ أَضْرَبَانِ أَضْرَبُوْنَ أَضَارِبُ وَأُضَيْرِبٌ.

والمؤنث منه: ضُرْبٰى ضُرْبَيَانِ ضُرْبَيَاتٌ ضُرَبٌ وَضُرَيْبٰى.

والتعجب منه: مَاأَضْرَبَهٗ وَأَضْرِبْ بِهٖ وَضَرُبَ، يا ضَرُبَتْ.

اے عزیز جان لے کہ ''فعل'' حدث ہے (۱) اوراس کے لیے محدِث چاہیے جسے ''فاعل'' کہتے ہیں، اور فاعل یاتو واحد ہوتا ہے (۲) یا تثنیہ یا جمع۔ اور ان تینوں میں

ساتھ لفظ ''ھو'' اور ثانی کے ساتھ لفظ ''ذاک'' لایا جاتا ہے۔

❶ ......قولہ: (فعل حدث ہے) فعل بمعنی ''کام''، اور حدث بمعنی ''نیا کام'' اور فاعل یا محدث بکسر دال کام کرنے والا۔

❷ ......قولہ: (اور فاعل یاتو واحد ہوتا ہے ... الخ) اگر فاعل واحد ہوتو صیغۂ فعل کو واحد، تثنیہ ہوتو تثنیہ اور جمع ہوتو جمع کہتے ہیں، اگر فاعل مذکر ہوتو صیغۂ فعل کو مذکر، مؤنث ہوتو مؤنث کہتے ہیں، اگر فاعل غائب ہوتو صیغۂ فعل کو غائب، حاضر ہوتو حاضر، اور متکلم ہوتو متکلم کہتے ہیں، بشرطیکہ فاعل اسم ضمیر ہو۔ مگر خیال رہے کہ فعل کو تثنیہ، جمع، مذکر، مؤنث، اور غائب، حاضر اور متکلم کہنا محض مجازاً ہے؛ کیونکہ یہ چیزیں (تثنیہ جمع وغیرہ ہونا) اسم کے خواص میں سے ہیں۔

سے ہر ایک یا تو مذکر ہوتا ہے یا مؤنث، اور متکلم ہوتا ہے، مخاطب ہوتا ہے یا غائب۔

یاد رکھ! ''واحد'' ایک کو، ''تثنیہ'' دو کو، اور ''جمع'' دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ اور ''متکلم'' بات کرنیوالے کو، ''مخاطب'' جس سے بات کی جائے اس کو، اور ''غائب'' جس کے بارے میں بات کی جائے اس کو کہتے ہیں۔ ''مذکر'' مرد کو اور ''مؤنث'' عورت کو کہتے ہیں۔

ماضی کی دو قسمیں ہیں: (۱) ماضی معلوم [1] اور (۲) ماضی مجہول۔ ماضی معلوم کے چودہ صیغے ہیں [2]: چھ غائب کے، چھ مخاطب کے اور دو نفس متکلم کے، غائب کے چھ صیغوں میں سے تین مذکر کے ہوتے ہیں اور تین مؤنث کے، اور مخاطب کے چھ صیغوں میں سے بھی تین مذکر کے ہوتے ہیں اور تین مؤنث کے، اور جو دو صیغے متکلم کے ہیں ان میں ایک واحد متکلم کا ہوتا ہے خواہ متکلم مرد ہو یا عورت، اور دوسرا متکلم مع الغیر کا ہوتا ہے خواہ متکلم تثنیہ ہو یا جمع، مرد ہو یا عورت۔

❶......قولہ: (ماضی معلوم) لفظ ''ماضی'' واحد مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے از باب ضرب، اس کا لغوی معنی ہے ''گذرنے والا''۔ اصطلاح میں ماضی وہ فعل جو زمانۂ گذشتہ میں کسی کام کے پائے جانے پر دلالت کرے۔ جیسے: ضَرَبَ۔ اور معلوم سے مراد وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو، اسے ''معروف'' بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد سے اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مصدر سے زوائد کو حذف کرکے (اگر ہوں) فاء اور لام کلمہ کو فتحہ دیتے ہیں اور عین کلمہ پر (باب کے اعتبار سے) کبھی فتحہ، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ دیتے ہیں۔ جیسے: ضَرْبٌ سے ضَرَبَ، سَمْعٌ سے سَمِعَ، کَرَامَةٌ سے کَرُمَ.

❷......قولہ: (چودہ صیغے ہیں) صیغے صیغہ کی جمع ہے، یہ اصل میں ''صِوْغَةٌ'' تھا؛ واو ساکن ماقبل مکسور کو یاء سے بدلا تو ''صِیْغَةٌ'' ہوگیا۔ اس کا لغوی معنی ہے ''پیدائش'' اور ''ڈھالنا'' اسی لیے سنار کو ''صائغ'' کہا جاتا ہے یعنی سونے کو ڈھالنے والا۔ نیز صیغہ بمعنی ''اصل'' بھی آتا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: ''ھو من صیغة کریمة'' یعنی وہ بزرگ اصل سے ہے۔ اور اصطلاح میں صیغہ

صرف کبیر فعل ماضی معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
ضَرَبَ [1]	مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تجھ ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	مارا تجھ ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	مارا میں نے (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
ضَرَبْنَا	مارا ہم سب نے (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

سے مراد وہ ہیئت ہے جو حروف کو بمع حرکات وسکنات ترتیب دینے سے حاصل ہوتی ہے۔

❶......قولہ: (ضَرَبَ... الخ) اس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے۔ ضَرَبَا اس میں الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبُوْا میں واو علامت جمع اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبَتْ میں تاء علامت تانیث ہے مگر فاعل نہیں، ورنہ ضَرَبَتْ ھِنْدٌ میں اجتماع فاعلین لازم آئے گا۔ ضَرَبَتَا میں تاء علامت تثنیہ اور الف ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبْنَ میں نون علامت جمع مؤنث اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبْتَ میں تاء علامت واحد مذکر مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبْتُمَا میں "تُمَا" علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبْتُمْ میں "تُمْ" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔ ضَرَبْتِ میں "تِ" علامت واحد مؤنث مخاطب اور ضمیر فاعل

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح ماضی مجہول کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صرف کبیر فعل ماضی مجہول [1]

گردان	ترجمہ	صیغہ
ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر ومؤنث)
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم سب (مرد یا عورتیں)	صیغہ جمع متکلم (مذکر ومؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح مضارع معلوم کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

ہے۔ضَرَبْتُنَّ میں ''تُنَّ'' علامت جمع مؤنث مخاطب اور ضمیر فاعل ہے۔ضَرَبْتُ میں ''تُ'' علامت واحد متکلم اور ضمیر فاعل ہے۔ضَرَبْنَا میں ''نَا'' علامت متکلم مع الغیر اور ضمیر فاعل ہے

❶......قولہ: (ماضی مجہول) لفظ مجہول جہالت سے صیغۂ اسم مفعول ہے بمعنیٰ ''نہ جانا ہوا'' چونکہ ماضی مجہول اصطلاحی کا فاعل بھی معلوم نہیں ہوتا اس لیے اسے مجہول کہتے ہیں۔اصطلاح میں اس

صرف کبیر فعل مضارع معلوم[1]

گردان	ترجمہ	صیغہ
یَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
یَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
یَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
یَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
تَضْرِبِیْنَ	مارتی ہے یا ماری گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم سب (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح مضارع مجہول کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

سے مراد وہ فعل ماضی ہے جس کی نسبت اس کے فاعل کی طرف نہ ہو۔ اسے ''**فعل مالم یسم فاعله**'' بھی کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد سے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معروف کے فاءکلمہ کو ضمہ اور عین کلمہ کو کسرہ دیکر لام کلمہ کو اس کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے: ضرب سے ضرب۔

[1] ......قولہ: (مضارع معلوم) لفظ مضارع **مضارعة** بمعنی ''مشابہ اور مانند ہونا'' سے صیغۂ اسم فاعل ہے؛ فعل مضارع بھی چونکہ تعداد حروف و حرکات وسکنات، اور دخول لام ابتداء، اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں اسم فاعل کے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اسے ''مضارع'' کہتے ہیں۔

صرف کبیر فعل مضارع مجہول

صیغہ	ترجمہ	گردان
صیغہ واحد مذکر غائب	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد	یُضْرَبُ
صیغہ تثنیہ مذکر غائب	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	یُضْرَبَانِ
صیغہ جمع مذکر غائب	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	یُضْرَبُوْنَ
صیغہ واحد مؤنث غائب	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	تُضْرَبُ
صیغہ تثنیہ مؤنث غائب	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	تُضْرَبَانِ
صیغہ جمع مؤنث غائب	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	یُضْرَبْنَ
صیغہ واحد مذکر حاضر	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد	تُضْرَبُ
صیغہ تثنیہ مذکر حاضر	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	تُضْرَبَانِ
صیغہ جمع مذکر حاضر	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	تُضْرَبُوْنَ
صیغہ واحد مؤنث حاضر	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت	تُضْرَبِیْنَ
صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	تُضْرَبَانِ
صیغہ جمع مؤنث حاضر	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	تُضْرَبْنَ
صیغہ واحد متکلم (مذکر ومؤنث)	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک (مرد یا عورت)	اُضْرَبُ
صیغہ جمع متکلم (مذکر ومؤنث)	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم سب (مرد یا عورت)	نُضْرَبُ

صرف کبیر اسم فاعل (۱)

صیغہ	ترجمہ	گردان
صیغہ واحد مذکر	مارنے والا ایک مرد	ضَارِبٌ

اصطلاح میں اس سے مراد وہ فعل ہے جو زمانۂ حال یا استقبال میں کسی کام کے پائے جانے پر دلالت کرے۔ اور معلوم وہ فعل جس کی نسبت اس کے فاعل کی طرف ہو، اسے معروف بھی کہتے ہیں۔

❶......قولہ: (اسم فاعل) اسم فاعل لغوی طور پر کام کرنے والے کے نام کو کہتے ہیں، اصطلاح

ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم
ضَرَبَةٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرَّابٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرَّبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرُبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرَبَاءُ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرْبَانٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضِرَابٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُرُوْبٌ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر
ضُوَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر (1)
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث سالم
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم
ضَوَارِبُ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر
ضُرَّبٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر
ضُوَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث مصغر

میں اس سے مراد وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات کے لیے مشتق ہو جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطور حدوث قائم ہو۔ ثلاثی مجرد افعال سے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع معروف سے علامت مضارع کو حذف کر کے فاء کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کرتے ہیں، عین کلمہ کو کسرہ دیکر آخر میں تنوین لگا دیتے ہیں۔ جیسے: یضرب سے ضارب۔

(1)......قولہ: (مصغر) مصغر تصغیر بمعنیٰ ''چھوٹا کرنا'' سے صیغۂ اسم مفعول ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم ہے جو کسی چیز کے چھوٹا ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے: طُفَیل (چھوٹا سا بچہ)

نوٹ: خیال رہے کہ اسم فاعل کا ایک ہی صیغہ متکلم، مخاطب اور غائب تینوں کے لیے آتا ہے۔ لھذا تو کہہ سکتا ہے: اَنَا ضَارِبٌ (میں مارنے والا ایک مرد ہوں) اَنْتَ ضَارِبٌ (تو مارنے والا ایک مرد ہے) ھُوَ ضَارِبٌ (وہ مارنے والا ایک مرد ہے)

صرف کبیر اسم مفعول (۱)

صیغہ	ترجمہ	گردان
صیغہ واحد مذکر	مارا ہوا ایک مرد	مَضْرُوْبٌ
صیغہ تثنیہ مذکر	مارے ہوئے دو مرد	مَضْرُوْبَانِ
صیغہ جمع مذکر	مارے ہوئے سب مرد	مَضْرُوْبُوْنَ
صیغہ واحد مؤنث	ماری ہوئی ایک عورت	مَضْرُوْبَةٌ
صیغہ تثنیہ مؤنث	ماری ہوئی دو عورتیں	مَضْرُوْبَتَانِ
صیغہ جمع مؤنث	ماری ہوئی سب عورتیں	مَضْرُوْبَاتٌ
صیغہ جمع مؤنث مکسر	ماری ہوئی سب عورتیں	مَضَارِیْبُ
صیغہ واحد مذکر مصغر	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد	مُضَیْرِیْبٌ
صیغہ واحد مؤنث مصغر	تھوڑا ماری ہوئی ایک عورت	مُضَیْرِیْبَةٌ

نوٹ: ماضی معلوم و مجہول کی طرح فعل نفی جحد معلوم کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

۱ ...... قولہ: (اسم مفعول) اس کا لغوی معنی ہے "کیے ہوئے کام کا نام"، اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم ہے جو مصدر سے اس ذات کے لیے مشتق کیا گیا ہو جس پر معنیٔ مصدری کا وقوع ہوا ہو۔ ثلاثی مجرد سے اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع مجہول سے علامت مضارع کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مفتوح لگاتے ہیں، فاء کلمہ کو اس کی حالت پر چھوڑ کر عین کلمہ کو ضمہ دے کر اس کے بعد واو ساکن کا اضافہ کرتے ہیں اور لام کلمہ کو تنوین دیتے ہیں۔ جیسے: یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ۔

صرف کبیر فعل جحد معلوم [1]

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ یَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَمْ یَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ یَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تجھ ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تجھ ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک (مرد یا عورت) نے	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم سب (مرد یا عورت) نے	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم و مجہول کی طرح فعل نفی جحد مجہول کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صرف کبیر فعل جحد مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَمْ یُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب

[1]......قولہ: (فعل جحد معلوم) جحد بفتح جیم وسکون حاء اس کا لغوی معنی ہے ''انکار کرنا'' اصطلاحاً اس سے مراد ہے ''زمانۂ ماضی میں کسی کام کی نفی کرنا''۔

لَمْ یُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَمْ یُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَمْ یُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَمْ تُضْرَبِیْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم سب (مرد یا عورتیں)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح فعل نفی معلوم کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صرف کبیر فعل نفی معلوم [1]

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَا یَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَا یَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب

[1]......قولہ: (فعل نفی معلوم) فعل نفی وہ فعل جو زمانۂ حال یا استقبال میں کسی کام کے نہ پائے جانے پر دلالت کرے۔ (فائدہ) نفی مضارع کے لیے ما اور لا دونوں استعمال ہوتے ہیں، مگر لفظ لا کا بنسبت ما کے مضارع پر آنا کثیر ہے، اسی لیے اکثر کتب میں صرف لا کی مثالیں ذکر کی جاتی ہیں۔

لاَ تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لاَ تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لاَ يَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لاَ تَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لاَ تَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لاَ تَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لاَ تَضْرِبِيْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں ماری گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لاَ تَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لاَ تَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لاَ اَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لاَ نَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم سب (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح فعل نفی مجہول کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صرف کبیر فعل نفی مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لاَ يُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لاَ يُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لاَ يُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لاَ تُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لاَ تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لاَ يُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لاَ تُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لاَ تُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

لَا تُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَا تُضْرَبِیْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَا تُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَا تُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لَا اُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤں گا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَا نُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم سب (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

نوٹ: ماضی معلوم کی طرح فعل نفی مؤکد معلوم کے بھی چودہ صیغے ہوتے ہیں۔

صرف کبیر فعل نفی معلوم مؤکد بالَنْ ناصبہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَنْ یَضْرِبَ	ہرگز نہ مارے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یَضْرِبَا	ہرگز نہ ماریں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یَضْرِبُوْا	ہرگز نہ ماریں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہ مارے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہ ماریں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ یَضْرِبْنَ	ہرگز نہ ماریں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہ مارے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہ مارو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہ مارو یا نہیں مارو گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہ مارے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہ مارو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہ مارو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہ ماروں یا نہیں ماروں گا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَنْ نَضْرِبَ	ہرگز نہ ماریں یا نہیں ماریں گے ہم سب (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

صرف کبیر فعل نفی مجہول موکد بالَنْ ناصبة

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَنْ یُضْرَبَ	ہرگز نہ مارا جائے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یُضْرَبَا	ہرگز نہ مارے جائیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَنْ یُضْرَبُوْا	ہرگز نہ مارے جائیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہ ماری جائے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہ ماری جائیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَنْ یُضْرَبْنَ	ہرگز نہ ماری جائیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہ مارا جائے یا نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہ مارے جاؤ یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہ ماری جاؤ یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہ ماری جائے یا نہیں ماری جائے گی تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہ ماری جاؤ یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہ ماری جاؤ یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہ مارا جاؤں یا نہیں مارا جاؤں گا میں ایک (مرد یا عورت)	صیغہ واحد متکلم (ذکر و مؤنث)
لَنْ نُضْرَبَ	ہرگز نہ مارے جائیں یا نہیں مارے جائیں گے ہم سب (مرد یا عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم [1] بے لام

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبْ	مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَا	مارو تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر

❶......قولہ: (امر حاضر معلوم) امر کا لغوی معنی ہے ''حکم دینا'' اصطلاح میں اس سے مراد وہ فعل ہے جو فاعل مخاطب سے کسی کام کی طلب پر دلالت کرے۔

اِضْرِبُوْا	ماروتم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِیْ	مارتوایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَا	ماروتم دوعورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
اِضْرِبْنَ	ماروتم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

امر حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبَنَّ	ضرور مارتوایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِضْرِبَانِّ	ضرور ماروتم دومرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
اِضْرِبُنَّ	ضرور ماروتم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِنَّ	ضرور مارتوایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
اِضْرِبَانِّ	ضرور ماروتم دوعورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور ماروتم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

امر حاضر معلوم بانون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
اِضْرِبَنْ	ضرور مارتوایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اِضْرِبُنْ	ضرور ماروتم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
اِضْرِبِنْ	ضرور مارتوایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر امر حاضر مجہول بالام

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے توایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دومرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر

لِتُضْرَبِی	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل امر غائب

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِيَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب

لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک (مرد وعورت)	صیغہ واحد متکلم (مرد وعورت)
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم سب (مرد وعورت)	صیغہ جمع متکلم (مرد وعورت)

فعل امر غائب معلوم بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ

بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	ترجمہ	صیغہ
لِيَضْرِبَنَّ	لِيَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِيَضْرِبُنَّ	لِيَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتَضْرِبَنَّ	لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتَضْرِبَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِيَضْرِبْنَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاَضْرِبَنَّ	لِاَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماروں میں ایک (مرد وعورت)	صیغہ واحد متکلم (مرد وعورت)
لِنَضْرِبَنَّ	لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں ہم سب (مرد وعورت)	صیغہ جمع متکلم (مرد وعورت)

صرف کبیر فعل امر غائب مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لِيُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِيُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ ماری جائے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِيُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب

لِاُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جاؤں میں ایک (مردو عورت)	صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ مارے جائیں ہم سب (مردو عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

فعل امر غائب مجہول بانون ثقیلہ وخفیفہ

بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	ترجمہ	صیغہ
لِیُضْرَبَنَّ	لِیُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لِیُضْرَبَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ضرور مارے جائیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لِیُضْرَبُنَّ	لِیُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لِتُضْرَبَنَّ	لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لِتُضْرَبَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لِیُضْرَبْنَانِّ	....	چاہیے کہ ضرور ضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لِاُضْرَبَنَّ	لِاُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارا جاؤں میں (مردو عورت)	صیغہ واحد متکلم (مردو عورت)
لِنُضْرَبَنَّ	لِنُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ضرور مارے جائیں ہم (مردو عورت)	صیغہ جمع متکلم (مردو عورت)

صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتَضْرِبْ	نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُوْا	نہ مارو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَاتَضْرِبِیْ	نہ مار تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

فعل نہی حاضر معلوم بانون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتَضْرِبَنَّ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر

لَاتَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ مارو تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُنَّ	ہرگز نہ مارو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَاتَضْرِبِنَّ	ہرگز نہ مار تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبَانِّ	ہرگز نہ مارو تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَانِّ	ہرگز نہ مارو تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

فعل نہی حاضر معلوم با نون تاکید خفیفہ

لَاتَضْرِبَنْ	ہرگز نہ مار تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُنْ	ہرگز نہ مارو تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَاتَضْرِبِنْ	ہرگز نہ مار تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی حاضر مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتُضْرَبْ	چاہیے کہ نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَا	چاہیے کہ نہ مارے جاؤ تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ نہ مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لَاتُضْرَبِیْ	چاہیے کہ نہ ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبَا	چاہیے کہ نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

فعل نہی حاضر مجہول با نون تاکید ثقیلہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَاتُضْرَبَنَّ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَاتُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
لَاتُضْرَبُنَّ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر

لاتُضْرَبِنَّ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر
لاتُضْرَبَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
لاتُضْرَبْنَانِّ	ہرگز نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث حاضر

فعل نہی حاضر مجہول بانون تاکید خفیفہ

گردان	ترجمہ	صیغہ
لاتُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لاتُضْرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جاؤ تم سب مرد	صیغہ جمع مذکر حاضر
لاتُضْرَبِنْ	ہرگز نہ ماری جائے تو ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث حاضر

صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَا یَضْرِبْ	چاہیے کہ نہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یَضْرِبَا	چاہیے کہ نہ ماریں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَا یَضْرِبُوْا	چاہیے کہ نہ ماریں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَا تَضْرِبْ	چاہیے کہ نہ مارے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَا تَضْرِبَا	چاہیے کہ نہ ماریں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَا یَضْرِبْنَ	چاہیے کہ نہ ماریں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَا اَضْرِبْ	چاہیے کہ نہ ماروں میں ایک (مرد وعورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر ومؤنث)
لَا نَضْرِبْ	چاہیے کہ نہ ماریں ہم سب (مرد وعورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر ومؤنث)

گردان فعل نہی غائب معلوم بانون تاکید ثقیلہ وخفیفہ

بانون ثقیلہ	بانون خفیفہ	ترجمہ	صیغہ
لَا یَضْرِبَنَّ	لَا یَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ہرگز نہ مارے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب

لَا یَضْرِبَانِّ	....	چاہیے کہ ہرگز نہ ماریں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَا یَضْرِبُنَّ	لَا یَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ہرگز نہ ماریں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَا تَضْرِبَنَّ	لَا تَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ہرگز نہ مارے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَا تَضْرِبَانِّ	....	چاہیے کہ ہرگز نہ ماریں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَا یَضْرِبْنَانِّ	....	چاہیے کہ ہرگز نہ ماریں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَا اَضْرِبَنَّ	لَا اَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ہرگز نہ ماروں میں ایک (مرد وعورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَا نَضْرِبَنَّ	لَا نَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ہرگز نہ ماریں ہم (مرد وعورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

صرف کبیر فعل نہی غائب مجہول

گردان	ترجمہ	صیغہ
لَا یُضْرَبْ	چاہیے کہ نہ مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یُضْرَبَا	چاہیے کہ نہ مارے جائیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَا یُضْرَبُوْا	چاہیے کہ نہ مارے جائیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
لَا تُضْرَبْ	چاہیے کہ نہ ماری جائے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَا تُضْرَبَا	چاہیے کہ نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَا یُضْرَبْنَ	چاہیے کہ نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَا اُضْرَبْ	چاہیے کہ نہ مارا جاؤں میں ایک (مرد وعورت)	صیغہ واحد متکلم (مرد وعورت)
لَا نُضْرَبْ	چاہیے کہ نہ مارے جائیں ہم سب (مرد وعورت)	صیغہ جمع متکلم (مرد وعورت)

فعل نہی غائب مجہول با نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ

با نون ثقیلہ	با نون خفیفہ	ترجمہ	صیغہ
لَا یُضْرَبَنَّ	لَا یُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جائے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یُضْرَبَانِّ	....	ہرگز نہ مارے جائیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
لَا یُضْرَبُنَّ	لَا یُضْرَبُنْ	ہرگز نہ مارے جائیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب

لَا تُضْرَبَنَّ	لَا تُضْرَبَنْ	ہرگز نہ ماری جائے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
لَا تُضْرَبَانِّ	....	ہرگز نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
لَا یُضْرَبْنَانِّ	....	ہرگز نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
لَا اُضْرَبَنَّ	لَا اُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارا جاؤں میں ایک (مرد و عورت)	صیغہ واحد متکلم (مذکر و مؤنث)
لَا نُضْرَبَنَّ	لَا نُضْرَبَنْ	ہرگز نہ مارے جائیں ہم سب (مرد و عورت)	صیغہ جمع متکلم (مذکر و مؤنث)

گردان اسم ظرف

گردان	ترجمہ	صیغہ
مَضْرَبٌ	مارنے کی ایک جگہ	صیغہ واحد مذکر اسم ظرف
مَضْرَبَانِ	مارنے کی دو جگہیں	صیغہ تثنیہ مذکر اسم ظرف
مَضَارِبُ	مارنے کی سب جگہیں	صیغہ جمع مذکر اسم ظرف
مُضَیْرِبٌ	تھوڑا مارنے کی ایک جگہ یا ایک وقت	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم ظرف

اسم آلہ کی گردان

گردان	ترجمہ	صیغہ
مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مذکر اسم آلہ
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَیْرِبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک چھوٹا آلہ	واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَبَۃٌ	مارنے کا ایک درمیانہ آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَتَانِ	مارنے کے دو درمیانے آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب درمیانے آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَیْرِبَۃٌ	تھوڑا مارنے کا ایک درمیانہ آلہ	واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَابٌ	مارنے کا ایک بڑا آلہ	واحد اسم آلہ

مِضْرَابَانِ	مارنے کے دو بڑے آلے	تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب بڑے آلے	جمع اسم آلہ
مُضَيْرِيْبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک بڑا آلہ	واحد مصغر اسم آلہ
مُضَيْرِيْبَةٌ	تھوڑا کرنے کا ایک بڑا آلہ	واحد مصغر اسم آلہ

اسم تفضیل کی گردان

اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد
اَضَارِبُ	//
اُضَيْرِبٌ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد
ضُرْبٰى	زیادہ مارنے والی ایک عورت
ضُرْبَيَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں
ضُرْبَيَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں
ضُرَبٌ	//
ضُرَيْبٰى	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت

گردان فعل تعجب

گردان	ترجمہ	صیغہ
مَا اَضْرَبَهٗ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر فعل تعجب
اَضْرِبْ بِهٖ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر فعل تعجب
ضَرُبَ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر فعل تعجب
ضَرُبَتْ	کیا ہی اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر فعل تعجب

دوسرا باب صحیح ثلاثی مجرد بروزن فَعَلَ یَفْعُلُ جیسے: اَلنَّصْرُ (مدد کرنا)

نَصَرَ یَنْصُرُ نَصْرًا، فَهُوَ نَاصِرٌ، وَنُصِرَ يُنْصَرُ نَصْرًا، فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ، لَمْ يَنْصُرْ لَمْ يُنْصَرْ، لاَ يَنْصُرُ لاَ يُنْصَرُ، لَنْ يَّنْصُرَ لَن يُّنْصَرَ.

الامر منه: اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ، لِيَنْصُرْ لِيُنْصَرْ.

والنهى عنه :لاَ تَنْصُرْ لاَ تُنْصَرْ، لاَ يَنْصُرْ لاَ يُنْصَرْ.

الظرف منه: مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَ مُنَيْصِرٌ.

الالة منه :مِنْصَرٌ مِنْصَرَانِ مَنَاصِرُ وَمُنَيْصِرٌ، مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ مُنَاصِرُ وَ مُنَيْصِرَةٌ، مِنْصَارٌ مِنْصَارَانِ مَنَاصِيرُ مُنَيْصِيرٌ وَمُنَيْصِيرَةٌ (بعض اہل فن کے نزدیک).

افعل التفضيل للمذكر منه: أَنْصَرُ أَنْصَرَانِ أَنْصَرُوْنَ أَنَاصِرُ وَأُنَيْصِرٌ.

والمؤنث منه: نُصْرٰى نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ وَنُصَيْرٰى.

وفعل التعجب منه: مَا أَنْصَرَهُ وَأَنْصِرْبِهٖ وَنَصُرَ يا نَصُرَتْ.

تیسرا باب صحیح ثلاثی مجرد بروزن فَعِلَ یَفْعُلُ جیسے: اَلْعِلْمُ (جاننا)

عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْماً، فَهُوَ عَالِمٌ، وَعُلِمَ يُعْلَمُ عِلْماً، فَذَاكَ مَعْلُوْمٌ، لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يُعْلَمْ، لَا يَعْلَمُ لَا يُعْلَمُ، لَنْ يَعْلَمَ لَنْ يُعْلَمَ.

الأمر منه :اِعْلَمْ لِتُعْلَمْ، لِيَعْلَمْ لِيُعْلَمْ.

والنهى عنه :لَا تَعْلَمْ لَا تُعْلَمْ، لَا يَعْلَمْ لَا يُعْلَمْ.

الظرف منه :مَعْلَمٌ مَعْلَمَانِ مَعَالِمُ وَمُعَيْلِمٌ.

والآلة منه: مِعْلَمٌ مِعْلَمَانِ مَعَالِمُ، مِعْلَمَةٌ مِعْلَمَتَانِ مَعَالِمُ وَمُعَيْلِمَةٌ، مِعْلَامٌ مِعْلَامَانِ مَعَالِيْمُ وَمُعَيْلِيْمٌ وَمُعَيْلِيْمَةٌ (بعض اہل فن کے نزدیک).

أفعل التفضيل للمذكر منه :أَعْلَمُ اَعْلَمَانِ اَعْلَمُوْنَ اَعَالِمُ وَأُعَيْلِمٌ.

والمؤنث منه : عُلْمٰی عُلْمَیَانِ عُلْمَیَاتٌ عُلَمٌ وَعُلَیْمٰی.

وفعل التعجب منه : مَا أَعْلَمَهٗ وَاَعْلِمْ بِهٖ وَعَلُمَ یا عَلُمَتْ.

چوتھا باب صحیح ثلاثی مجرد بروزن فَعَلَ یَفْعَلُ جیسے: اَلْمَنْعُ (روکنا)

مَنَعَ یَمْنَعُ مَنْعاً، فَهُوَ مَانِعٌ، وَمُنِعَ یُمْنَعُ مَنْعاً، فَذَاکَ مَمْنُوْعٌ، لَمْ یَمْنَعْ لَمْ یُمْنَعْ، لَا یَمْنَعُ لَا یُمْنَعُ، لَنْ یَمْنَعَ لَنْ یُمْنَعَ.

الأمر منه :اِمْنَعْ لِتُمْنَعْ، لِیَمْنَعْ لِیُمْنَعْ.

والنهی عنه :لَا تَمْنَعْ لَا تُمْنَعْ، لَا یَمْنَعْ لَا یُمْنَعْ.

الظرف منه :مَمْنَعٌ مَمْنَعَانِ مَمَانِعُ وَمُمَیْنِعٌ.

والآلة منه : مِمْنَعٌ مِمْنَعَانِ مَمَانِعُ، مِمْنَعَةٌ مِمْنَعَتَانِ مَمَانِعُ وَمُمَیْنِعَةٌ، مِمْنَاعٌ مِمْنَاعَانِ مَمَانِیْعُ وَمُمَیْنِیْعٌ وَمُمَیْنِیْعَةٌ (بعض اہل فن کے نزدیک).

أفعل التفضیل للمذکر منه :أَمْنَعُ أَمْنَعَانِ أَمْنَعُوْنَ أَمَانِعُ وَأُمَیْنِعٌ.

والمؤنث منه : مُنْعٰی مُنْعَیَانِ مُنْعَیَاتٌ مُنَعٌ وَمُنَیْعٰی.

وفعل التعجب منه : مَا أَمْنَعَهٗ وَأَمْنِعْ بِهٖ وَمَنُعَ یا مَنُعَتْ.

پانچواں باب صحیح ثلاثی مجرد بروزن فَعِلَ یَفْعِلُ جیسے: اَلْحِسْبَانُ (گمان کرنا)

حَسِبَ یَحْسِبُ حِسْبَاناً، فَهُوَ حَاسِبٌ، وَحُسِبَ یُحْسَبُ حِسْبَاناً، فَذَاکَ مَحْسُوْبٌ، لَمْ یَحْسِبْ لَمْ یُحْسَبْ، لاَ یَحْسِبُ لاَ یُحْسَبُ، لَنْ یَّحْسِبَ لَنْ یُّحْسَبَ.

الامر منه: اِحْسِبْ لِتُحْسَبْ، لِیَحْسِبْ لِیُحْسَبْ.

والنهی عنه : لاَ تَحْسِبْ لاَ تُحْسَبْ، لاَ یَحْسِبْ لاَ یُحْسَبْ.

والظرف منه مَحْسَبٌ مَحْسَبَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَیْسِبٌ.

والالة منه: مِحْسَبٌ مِحْسَبَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَيْسِبٌ، مِحْسَبَةٌ مِحْسَبَتَانِ مَحَاسِبُ وَمُحَيْسِبَةٌ، مِحْسَابٌ مِحْسَابَانِ مَحَاسِيْبُ مُحَيْسِيْبٌ وَ مُحَيْسِيْبَةٌ (بعض اہل فن کے نزدیک).

افعل التفضيل للمذكر منه: اَحْسَبُ اَحْسَبَانِ اَحْسَبُوْنَ اَحَاسِبُ وَ اُحَيْسِبٌ.

والمؤنث منه: حُسْبٰى حُسْبَيَانِ حُسْبَيَاتٌ حُسَبٌ وَحُسَيْبٰى.

وفعل التعجب منه: مَا اَحْسَبَهٗ وَاَحْسِبْ بِهٖ وَحَسُبَ يا حَسُبَتُ.

چھٹا باب صحیح ثلاثی مجرد بروزن فَعُلَ يَفْعُلُ جیسے: اَلشَّرْفُ (بزرگ ہونا)

شَرُفَ يَشْرُفُ شَرْفاً، فَهُوَ شَرِيْفٌ، وَشُرِفَ بِهٖ يُشْرَفُ بِهٖ شَرْفاً، فَذَاكَ مَشْرُوْفٌ بِهٖ، لَمْ يَشْرُفْ لَمْ يُشْرَفْ بِهٖ، لا يَشْرُفُ لا يُشْرَفُ بِهٖ، لَنْ يَشْرُفَ لَنْ يُشْرَفَ بِهٖ.

الأمر منه :اُشْرُفْ لِيُشْرَفْ بِكَ، لِيَشْرُفْ لِيُشْرَفْ بِهٖ.

والنهي عنه :لَاتَشْرُفْ لَايُشْرَفْ بِكَ، لَايَشْرُفْ لَايُشْرَفْ بِهٖ.

الظرف منه :مَشْرَفٌ مَشْرَفَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفٌ.

والآلة منه:مِشْرَفٌ مِشْرَفَانِ مَشَارِفُ، مِشْرَفَةٌ مِشْرَفَتَانِ مَشَارِفُ وَمُشَيْرِفَةٌ، مِشْرَافٌ مِشْرَافَانِ مَشَارِيْفُ وَمُشَيْرِيْفٌ وَمُشَيْرِيْفَةٌ (بعض اہل فن کے نزدیک).

أفعل التفضيل للمذكر منه:أَشْرَفُ أَشْرَفَانِ أَشْرَفُوْنَ اَشَارِفُ وَاُشَيْرِفٌ.

والمؤنث منه: شُرْفٰى شُرْفَيَانِ شُرْفَيَاتٌ شُرَفٌ وَشُرَيْفٰى.

وفعل التعجب منه :مَا أَشْرَفَهٗ وَأَشْرِفْ بِهٖ وَشَرُفَ يا شَرُفَتُ.

☆......صفت مشبہ کے مشہور اوزان......☆

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فَعْلٌ	صَعْبٌ	سخت	فَعُوْلٌ	رَءُ وْفٌ	مہربان
فِعْلٌ	صِفْرٌ	خالی	فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل
فُعْلٌ	صُلْبٌ	محکم	فِعَالٌ	هِجَانٌ	شریف عورت
فَعَلٌ	حَسَنٌ	نیک	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر
فَعِلٌ	خَشِنٌ	سخت	فُعَّالٌ	بُرَّاقٌ	روشن
فَعُلٌ	نَدُسٌ	عقلمند	فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بڑا
فِعَلٌ	دِيَمٌ	موسلادھار بارش	فَعْلٰی	عَطْشٰی	پیاسی
فِعِلٌ	بِلِزٌ	بزرگ	فُعُلٰی	حُبُلٰی	حاملہ
فُعَلٌ	حُطَمٌ	پیٹو	فَعَلٰی	حَيَدٰی	جلد بدکنے والا گدھا
فُعُلٌ	جُنُبٌ	ناپاک	فَعْلَانٌ	عَطْشَانٌ	پیاسا
اَفْعَلُ	اَبْيَضُ	سفید	فُعْلَانٌ	عُرْيَانٌ	برہنہ مرد
فَيْعِلٌ	جَيِّدٌ	عمدہ	فَعَلَانٌ	حَيَوَانٌ	جاندار
فَاعِلٌ	ضَامِرٌ	دبلا پتلا	فَعْلَاءُ	حَمْرَاءُ	سرخ عورت
فَعِيْلٌ	رَحِيْمٌ	مہربان	فُعَلَاءُ	عُشَرَاءُ	دس ماہ کی حاملہ اونٹنی

☆......اوزان مبالغہ......☆

معنی	مثال	وزن	معنی	مثال	وزن
بہت رحم والا	رَحِیْمٌ	فَعِیْلٌ	بہت ڈرنے والا	حَذِرٌ	فَعِلٌ
بہت کاٹنے والا	قَطَّاعٌ	فَعَّالٌ	بہت مارنے والا	ضَرُوْبٌ	فَعُوْلٌ
بہت کاٹنے والا	مِجْزَمٌ	مِفْعَلٌ	بہت مارنے والا	ضُرَّابٌ	فُعَّالٌ
بہت باتونی	مِنْطِیْقٌ	مِفْعِیْلٌ	بہت کاٹنے والا	مِجْزَامٌ	مِفْعَالٌ
بہت ہنسنے والا	ضُحَکَۃٌ	فُعَلَۃٌ	بہت پینے والا	شِرِّیْبٌ	فِعِّیْلٌ
بہت جاننے والا	عَلَّامَۃٌ	فَعَّالَۃٌ	بہت پلٹنے والا	قُلَّبٌ	فُعَّلٌ
			بہت مہارت والا	حَذُوْقَۃٌ	فَعُوْلَۃٌ

❁......❁......❁......❁......❁

فائدہ: اَفْعَلُ کا وزن تین چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے:

۱......**اسم محض**۔ جیسے: اَبْجَلُ اور اَکْحَلُ.

۲......**صفت مشبہ**۔ جیسے: اَحْمَرُ (سرخ مرد)

۳......**اسم تفضیل للمذکر**۔ جیسے: اَکْبَرُ (بزرگ آدمی)

نوٹ: اَفْعَلُ صفت مشبہ کی مؤنث فَعْلَاءُ آتی ہے۔ جیسے: اَحْمَرُ کی مؤنث حَمْرَاءُ ۔ اور اَفْعَلُ اسم تفضیل کی مؤنث فُعْلٰی آتی ہے۔ جیسے: اَکْبَرُ کی مؤنث کُبْرٰی.

تمّت بالخير

اللهم اغفر لكاتبه ولوالديه ولاساتذته وللمؤمنين. آمين بجاه النبی الکريم صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (كِفلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِيْ تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

ازامام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(**۱۲**) كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات:74)۔ (**۱۳**) تَمْهِيدُ الْإِيمَان ۔ (کل صفحات:77) (**۱٤**) اَلْإِجَازَاتُ الْمَتِيْنَة (کل صفحات:62)۔ (**۱۵**) إِقَامَةُ الْقِيَامَة (کل صفحات:60) (**۱٦**) اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات:46) (**۱۷**) اَجْلَى الْإِعْلَامِ (کل صفحات:70) (**۱۸**) اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّة (کل صفحات:93) (**۱۹، ۲۰**) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی) (کل صفحات:570، 672)

شعبہ اصلاحی کتب

(۲۱) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۲) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۳) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۴) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۵) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۶) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۷) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۸) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۹) نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۳۰) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۱) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

(۳۲) مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

(۳۳) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)

(۳۴) تحقیقات (کل صفحات:142)

شعبہ تراجمِ کتب

شعبہ درسی کتب

شعبہ تخریج